تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

اخباری مضمون

وہ گھنٹوں ایک ہی جگہ بیٹھی رہتی

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

زیب انساء کی عمر 22 سال ہے، یہ شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں ہے، بچے کی عمر 5 ماہ ہے، 3 سال پہلے اس کی ذہنی کیفیت خراب ہونی شروع ہوئی اور اس نے بلاوجہ رونا شروع کر دیا۔ یہ خود کلامی کرتی، اشارے کرتی، عجیب وغریب حرکات شروع کر دیں، مثلاً ناچنا، چیخنا چلانا، غصہ کرنا اور بے چین رہنا، اس کیفیت میں بھی تبدیلی آجاتی تو یہ سب گھر والوں سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھ جاتی، سوچوں میں گم ہو کر گھنٹوں ایک ہی جگہ بیٹھی رہتی، اپنی صفائی ستھرائی کا خیال نہ آتا، نہ ہی کھانے پینے کی پرواہ ہوتی، بلکہ کہتی کہ اس میں بدبو آرہی ہے، بھوک نہیں ہے، بہت مشکل سے گھر والوں کے کہنے پر آدھی روٹی کھاتی۔

زیب انساء اپنے والدین کے ساتھ آئی تھی انہوں نے ہی ساری کیفیت بیان کیا اور بتایا کہ تقریباً دو سال پہلے ہم لوگ ایک شادی کی تقریب میں گئے تھے اس کے بعد سے اس کی کیفیت خراب ہونی شروع ہوگئی۔ اس نے اپنے بالوں میں مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ بال کھلے چھوڑ دیتی اسے پرواہی نہ رہی، بہن بھائیوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ اس وقت ہم نے سوچا کہ اس کی شادی کر دیتے ہیں۔ شادی کے بعد یہ ٹھیک ہو جائے گی مگر پھر تو اس کی طبیعت اور زیادہ خراب ہوگئی، اور رویہ بگڑتا ہی چلا گیا۔ ایسے ہی حالات چل رہے تھے کہ بیٹا ہو گیا۔ اب وہ 5 ماہ کا ہے، مگر یہ اس کا بالکل خیال نہیں رکھتی، نہ اس کو دودھ پلاتی ہے، نہ اس کی صفائی ستھرائی کی پرواہ ہے، روتا ہے تو روتا رہے، بلکہ یہ اپنے شوہر سے لڑتی ہے، اس پر شک وشبہ کرتی ہے کہ تمہارے کسی اور عورت کے ساتھ تعلقات ہیں۔

والدین سے معلومات حاصل کرنے کے علاوہ ہم نے مریضہ سے بھی سوالات کئے، مگر اس نے اکثر سوالوں کا جواب نہیں دیا، اس کے رویے اور بہت مختصر جملوں سے یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے اپنی بیماری کا شعور نہیں۔

ان حالات میں گھر والوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مریض کی کیفیت کو سمجھیں اور صحیح علاج کی طرف آئیں، اور اس کیفیت میں ذہنی امراض کے ماہر معالج (Psychiatrist) سے علاج کروائیں۔ بجائے اس کے کہ ادھر اُدھر عاملوں وغیرہ کے پاس وقت ضائع کیا جائے، ایک بڑی غلط فہمی لوگوں میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی لڑکا یا لڑکی ذہنی مریض ہو تو اس کی شادی کر دیتے ہیں اور جہاں شادی کرتے ہیں وہاں یہ بتاتے بھی نہیں کہ ان کا بیٹا یا بیٹی ذہنی مریض ہے۔ اس طرح مسائل زیادہ بڑھ کر سامنے آتے ہیں اور اکثر طلاقیں بھی ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ شادی ذہنی مرض کا علاج تو نہیں ہے بلکہ اس کے بعد ذمہ داریاں مزید بڑھتی ہیں جس کے نتیجے میں مرض میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس طرح زیب انساء بیماری میں اپنا خیال نہیں رکھ سکتی تھی شادی کے بعد اور بچے کی پیدائش کے بعد اس نے بچے کا بھی خیال نہ رکھا۔ لہٰذا بچہ بھی متاثر ہوا۔ جب مرض بہت بڑھ گیا تو اس کے والدین اس کو کراچی نفسیاتی ہسپتال لے کر آئے، اس وقت زیب انساء کی یہ حالت تھی کہ نہ وہ اپنا خیال رکھ سکتی تھی نہ شوہر کا اور نہ بچے کا، جب اس کی شادی نہیں ہوئی تھی جب بھی اس کی یہی حالت تھی اور اب وقت کے ساتھ ساتھ بیماری میں شدت آ گئی تھی۔

عام طور پر لوگ لڑکیوں کے ذہنی مرض کو چھپاتے ہیں، ان کا خیال ہوتا ہے کہ پھر ان سے کوئی شادی نہ کرے گا اور اگر شادی کرتے ہیں تو بھی بتاتے نہیں جس کے نتائج افسوس ناک ہوتے ہیں۔ اچھا ہوتا ہے اگر بیماری کے بارے میں درست معلومات دے دی جائیں تاکہ جہاں رشتہ ہو رہا ہے وہ خود بھی ذہنی طور پر تیار رہیں اور بیماری کے حملہ آور ہونے پر علاج کی طرف رجوع کریں، زیب انساء کا علاج فوری طور پر ادویات کے ذریعے شروع کیا گیا اور مشینی علاج (ECT) سے بھی مدد لی گئی۔ جس کے نتیجے میں اس کی کیفیت میں جلد بہتری آ گئی۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی